سوال

(444) ایسے عذر جن کی بنا پر روزہ چھوڑنا جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک نوجوان دوشیزہ ہوں، میرے امتحانات رمضان میں آگئے، اور مضامین بڑے سخت اور مشکل تھے۔ اگر میں روزے رکھتی تو پڑھ نہیں سکتی تھی، اس لیے چند دن کے روزے چھوڑدیے۔ براہ مہربانی میری رہنمائی فرمائیں کہ اب کیا کروں کہ اللہ تعالیٰ میرا قصور معاف فرمادے؟ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ پر لازم ہے کہ اپنے گناہ سے توبہ کرو، اور جو روزے چھوڑے ہیں ان کی قضا دو۔ اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، اور خالص توبہ جس سے گناہ مٹتے ہیں، اس کی حقیقت یہ ہے کہ سب سے پہلے گناہ چھوڑ دیا جائے، اور اللہ کی عظمت اور اس کی پکڑ کے خوف سے چھوڑا جائے، جو ہو چکا اس پر ندامت اور شرمندگی ہو، اور آئندہ کے لیے پختہ عزم ہو کہ دوبارہ ایسا نہیں ہوگا، اور اگر اس گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہو تو (ان کا حق واپس کیا جائے یا) ان سے معاف کرالیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَتوبوا إِلَى اللَّهِ جَميعًا أَيُّهَ المُؤمِنونَ لَعَلَّكُم تُفلِحونَ ﴿٣١﴾... سورة النور

''اے مومنو! تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو، تاکہ فلاح پاسکو۔''

اور فرمایا:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا توبوا إِلَى اللَّهِ تَوبَةً نَصوحًا ﴿٨﴾... سورة التحريم

''اے ایمان والو! اللہ کی طرف توبہ کرو، توبہ کرنا خالص۔''

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''توبہ سابقہ غلطیوں کو ختم کردیتی ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء والصلاۃ، حدیث: 228 (مفھوم الحدیث و شرحہ))

اور حقوق العباد کے سلسلے میں فرمایا:

''جو شخص اپنے بھائی پر کوئی زیادتی کر بیٹھا ہو، اس کی بے عزتی کی ہو یا مال لیا ہو تو چاہیئے کہ اس دن کے آنے سے پہلے پہلے اس کی معافی تلافی کرا لے، اس دن سے پہلے کہ جب نہ کوئی دینار ہو گا نہ درہم۔ اگر اس (ظالم) کی نیکیاں ہوئیں تو اس کے ظُلم کے مطابق اس کی نیکیاں لے لی جائیں گی، اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوئیں تو اس (مظلوم) کی برائیاں لے کر اس ظالم پر ڈال دی جائیں گی۔'' (صحیح بخاری، کتاب المظالم، باب من کانت لہ مظلمۃ عند الرجل فحللھا، حدیث: 2317 و سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، باب شان الحساب والقصاص، حدیث: 2419)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 352

محدث فتویٰ